کے امکانات' انسانی مسائل کے حل میں مغربی تہذیب کی ناکامی' اور یہودی ریاست اسرائیل کے مخدوش مستقبل کی وجہ سے طرح طرح کے خدشات لاحق تھے' اور مغرب چاہتا تھا کہ عالم اسلام خصوصاً اسلامی تحریکوں کو حقیقی ''خطرہ'' بننے سے پہلے ہی مہلک وار کر کے ختم کر دیا جائے۔(ص ۳۰)

یہ تجزیہ اس لیے بجا اور صحیح ہے کہ مغربی نظامِ سرمایہ داری' معاشی وسائل کی منصفانہ تقسیم میں یکسر ناکام ہو گیا ہے۔ دولت کا بہاؤ غریبوں سے امیروں کی طرف ہے۔ امیر اور غریب ممالک میں فی کس آمدنی کا تفاوت ۱۹۶۰ء میں ایک اور ۳۰ کے مقابلے میں اب ایک اور ۷۴ ہو گیا ہے (ص ۲۶)۔ اسی بڑھتے ہوئے تفاوت کے خوف ناک نتائج سے امریکہ پریشان ہے' اس لیے اب وہ افغانستان اور وسط ایشیائی مسلم ریاستوں کے وسائل کو بھی اپنی گرفت میں لینا چاہتا ہے۔

افغانستان اور طالبان کے موضوعات پر مصنف کا تجزیہ بصیرت افروز اور چشم کشا ہے۔ انھوں نے مسئلہ افغانستان سے اپنی لمبی وابستگی اور تجربات کی روشنی میں معروضیت اور توازن کے ساتھ مختلف پہلوؤں کا تجزیہ کیا ہے اور پاکستانی وزارتِ خارجہ' افغان جہادی جماعتوں اور طالبان کے مثبت اور منفی پہلوؤں اور پالیسیوں کی نشان دہی کی ہے۔

خود پاکستان کے موجودہ بحران' تصورِ جہاد' کشمیر' جمہوریت اور اسلامی نظام پر بھی انھوں نے قلم اٹھایا ہے اور مستقبل کے لیے ایک بہتر حکمت عملی تجویز کی ہے۔ قاضی صاحب نے ہر مسئلے پر اپنی بات صراحت اور تیقن کے ساتھ کی ہے اور ان کے تبصروں' تجزیوں اور تجاویز میں پاکستان اور اُمت مسلمہ کے لیے ایک گہری محبت اور دردمندی کا جذبہ موجود ہے۔(رفیع الدین ہاشمی)

قرآن حکیم' ترجمہ اور وضاحت' کرنل (ر) محمد ایوب خان۔ ناشر: انجمن اشاعت قرآن' ۲۹۴ توسیع کیولری گراؤنڈ' لاہور کینٹ۔ صفحات: ۶۳۰' فی سبیل اللہ تقسیم۔

مصنف ایک عرصے سے تصنیف و تالیف کے ذریعے' اپنی استطاعت کے مطابق' دینی و تبلیغی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ متعدد دیگر تالیفات کے علاوہ' قرآن حکیم کا انگریزی ترجمہ بھی شائع کر چکے ہیں۔ زیرنظر اردو ترجمے میں انھوں نے اپنے بقول: ''یہ خیال رکھا کہ [یہ] لغت کے مطابق ہو''۔ ہر صفحے پر دو کالم ہیں۔ دائیں متن قرآن' جس میں یہ التزام ہے کہ ہر آیت نئی سطر سے شروع ہوتی ہے اور ترجمہ بھی آیت بہ آیت پیروں کی صورت میں ہے--- دائیں بائیں حاشیوں میں' مختصر توضیحات کی گئی ہیں۔

''عرض مترجم'' کے تحت لکھا ہے: ''میرا دعویٰ ہے کہ میرا اُردو ترجمہ واحد' صحیح اور رقت آمیز ترجمہ ہے

اور میرے انگریزی ترجمے کے متعلق ایک عالم نے کہا ہے کہ اس کے مقابلے میں پہلے سب ترجمے فرسودہ ہیں---" ہماری رائے میں جو لوگ خدمت دین کے جذبے سے کام کر رہے ہوں' ان کے لیے اس طرح کے دعوے مناسب نہیں۔ بلاادّعا اور انکسار کے ساتھ کام کرنا زیادہ باوقار طریقہ ہے' تاہم مترجم کا یہ اعلان لائق تحسین ہے کہ "ان ترجموں کی اشاعت پر پابندی نہیں"۔ زیرنظر اردو ترجمہ بھی مترجم نے "فی سبیل اللہ تقسیم" کیا ہے۔(ر - ہ)

مضامین شورش' مرتبہ: پروفیسر محمد اقبال جاوید۔ ناشر: فاتح پبلشرز' یوسف مارکیٹ' غزنی سٹریٹ' اردو بازار' لاہور۔ صفحات: ۴۰۲۔ قیمت: ۲۵۰ روپے۔

آغا عبدالکریم شورش کاشمیری (م: اکتوبر ۱۹۷۵ء) اسلامیان ہند میں ایک ایسا نام ہے' جسے صحافت' سیاست' خطابت' نثرنگاری اور شاعری کے تذکرے سے خارج کرنا' بھلانا' یا نظرانداز کرنا ممکن نہیں ہے۔

پروفیسر محمد اقبال جاوید (گوجرانوالہ) نے اس عظیم شخصیت کے کلام و بیان کو نہایت خوب صورتی کے ساتھ' نو فصلوں میں مضامین شورش کے صفحات پر اس طرح پیش کیا ہے کہ مطالعے کے بعد قاری کو مطالعہ شورش کی پیاس بے چین کر دیتی ہے۔ پروفیسر محمد منور مرحوم نے بجا فرمایا: "آغا صاحب جس زور کے نثرنگار تھے' اسی شان کے شاعر بھی تھے۔ ان کی گفتگو اور ان کے قلم کی نگارش میں زیادہ فرق نہیں ہوتا تھا"۔ ابھی سن بلوغت کو نہیں پہنچے تھے کہ انگریز استعمار کے خلاف جدوجہد کی پاداش میں جیل بھیج دیے گئے۔ وہ بتاتے ہیں کہ: "جیل نے مجھے انسان بھی بنایا اور میری زندگی میں تلخی بھی پیدا کی۔ لکھنا' پڑھنا' بولنا سب کچھ جیل کے اندر سیکھا۔ وہاں میں نے کتابیں کم پڑھیں انسان زیادہ پڑھے"...... (ص ۷۳)

کتاب سے چند جملوں کا انتخاب پیش کیا جا رہا ہے: "محض کلام اقبال کے مطالعے کا اثر ہے کہ میں کسی حال میں بھی اسلام کے مستقبل سے مایوس نہیں ہوں" (ص ۱۵۴)۔ "میں نے کمیونزم پڑھنا شروع کیا' سچ تو یہ ہے کہ میری ذہنی بنیادیں ہل گئیں' عقیدہ ڈانواں ڈول ہو گیا' [تاہم] مولانا ابوالاعلیٰ مودودی کی الجہاد فی الاسلام کا میں نے جیل میں مطالعہ کیا' بے حد متاثر ہوا اور جب قید سے چھوٹا تو میرا ذہن اعتقاداً مسلمان تھا۔ اس کا عظیم سبب مولانا مودودی کی کتابیں تھیں...... [آج] مسلمان نوجوانوں کی اسلامیت کو جو تھوڑا بہت سہارا مل رہا ہے' اس کی بڑی وجہ جماعت اسلامی کا ادب ہے...... مولانا مودودی واحد شخص ہیں جنھوں نے پاکستان کے ذہنی مواد کو عقلی شاہراہ کا پتا بتایا" (ص ۲۳۶-۲۳۸)۔